سماجی نفسیات
(Social Psychology)

سماجی نفسیات کا تعارف
(Introduction to Social Psychology)

سماجی نفسیات ،نفسیات کی وہ شاخ ہے جو فرد کا معاشرتی ماحول کے حوالے سے مطالعہ کرتی ہے۔فرد اور گروہ کے باہمی تعلق، نفسیاتی اور معاشرتی رویّوں، رائے عامہ، تعصب، قیادت، سماجی کردار، ہجوم، انبوہ کا مطالعہ سائنسی نقطۂ نظر سے کرتی ہے۔فرد اور ماحول کے باہمی تعلق سے انسان کے کردار میں تبدیلی کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟ فرد کے گروہ پر اور گروہ کے فرد پر اثرات کو دیکھا جاتا ہے۔گروہ کے درمیان فرد کی نفسیاتی کیفیت اور گروہ سے علیحدہ ہو کر فرد کی ذہنی حالت پر بحث کی جاتی ہے۔معاشرتی نفسیات فرد کے سماجی کردار کا تجزیہ کرتی ہے؟ گروہ کے درمیان افراد میں مسابقت اور تعاون کے جذبات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔سماجی اقدار اور ان کی تشکیل اور ان کے ارتقائی عوامل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔پرانی اقدار کا خاتمہ اور ان کی جگہ نئی اقدار کو پروان چڑھانے کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔گروہی قیادت کی تشکیل اور ضرورت پر بات کی جاتی ہے۔فرد کی شخصیت پر دوسرے لوگوں کی حقیقی یا تصوراتی موجودگی کے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔فرد کی گروہ سے بغاوت یا تعاون پر آمادگی کی وجوہات تلاش کی جاتی ہیں۔فرد اپنے سماجی ماحول سے جو توقعات رکھتا ہے اور معاشرہ جو فرد سے توقعات رکھتا ہے اور جو فرد کو تحفظات فراہم کرتا ہے ان سب کو معاشرتی نفسیات اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتی ہے۔معاشرتی نفسیات کا بنیادی موضوع فرد کے معاشرتی کردار کا تجزیہ کرنا ہے۔معاشرتی نفسیات، نفسیات کی جدید ترین شاخ ہے۔ سماجی نفسیات پر سب سے پہلی کتاب ولیم میکڈوگل (William McDougall) اور ای۔اے راس (E.A.Ross, 1908) نے 1908ء میں تحریر کی۔ اس لحاظ سے یہ ابھی نومولود ہے۔ ولیم میکڈوگل نے سماجیت (Socialization) اور سماجی مسائل (Social Problems) پر پہلی بار گفتگو کی۔کسی مضمون کا تعارف اسی صورت ممکن ہوسکتا ہے جب اس کی مختلف انداز اور متعین الفاظ میں تعریف کرلی جائے۔نفسیات کی دیگر شاخوں کی طرح، نفسیات دانوں نے معاشرتی نفسیات کی بھی مختلف تعریفیں کی ہیں۔آیئے چند ایک تعریفوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

i- واٹسن (J. B.Watson, 1966)

"سماجی نفسیات انسانی تعامل (Personal Interaction) کے سائنسی مطالعہ کا نام ہے۔"

ii- جونز و جیرالڈ (Jones & Gerald, 1967)

"سماجی نفسیات فرد کے کردار کا مطالعہ سماجی مہیجات (Stimuli) کی موجودگی میں کرتی ہے۔"

iii- ریون و روبن (Raven & Rubin,1976)

سماجی نفسیات اس امر کو سمجھنے اور واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ فرد کے خیالات ، احساسات اور کردار پر دوسرے افراد

کیا اثرات مرتب کرتے ہیں۔

iv- ورچل وکوپر (Worchel & Cooper, 1976)

''سماجی نفسیات یہ دیکھتی ہے کہ افراد سماجی صورتحال سے کس طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔''

v- شیور (Shaver, 1977)

سماجی نفسیات ان عوامل کو سائنسی انداز میں زیر بحث لاتی ہے جس سے کسی فرد کا سماجی کردار وقوع پذیر ہوتا ہے۔

vi- کرچ وکرچ فیلڈ (Krech& Crutchfield,1986)

''سماجی نفسیات معاشرے میں فرد کے کردار کی سائنس ہے۔''

vii- نیوکومب (Newcomb, 1961)

''سماجی نفسیات وہ علم ہے جو گروہ میں افراد کا مطالعہ ان کے رویے، اعتقادات اور کردار کے حوالے سے کرتا ہے۔

viii-بیرن وبائیرن (Baron & Byron, 1987)

''سماجی نفسیات فرد کے کردار، رویوں، تجربات اور اعتقادات کے مطالعہ کا نام ہے جو افراد کے ساتھ تعامل (Interaction) کی صورت میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ان تمام تعریفوں کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ معاشرتی نفسیات فرد کے تجربے اور کردار کے سائنسی مطالعے کا نام ہے۔ فرد کا کردار، دوسرے افراد کے ساتھ تعامل (Interaction) کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے۔

سماجیات یا سماجیانہ (Socialization)

سماجیانے سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے کوئی فرد معاشرے کا علم، محرکات، قدریں، زبان، مہارتیں اور سماجی مطابقت سیکھتا ہے۔ سماجیت کے بغیر فرد معاشرتی حیوان بن جاتا ہے۔ ہر معاشرہ اپنی اقدار، روایات اور ضروریات کے مطابق اپنے افراد کی سماجیت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر فرد پر اس کے اپنے معاشرے اور ثقافت کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سماجیت کا عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے لیکن ہر دور میں اس کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ بچپن میں سماجیت کا عمل مختصر ہوتا ہے۔ جسٹن پیکونس (Justin Pikunas) ''سماجیت کو ایسا عمل قرار دیتا ہے جس کے ذریعے افراد اپنی ثقافتی قدریں، رویے اور مختلف سرگرمیاں سیکھتے ہیں اور اپناتے ہیں۔'' چنانچہ سماجیت ایسا عمل قرار پاتا ہے جس کے تحت کسی بھی معاشرے میں بسنے والے افراد کو سماجیانے کے لیے اس معاشرے کی زبان، قدریں، روایات، انداز، علوم و فنون اور اصول و ضوابط سکھائے جاتے ہیں۔ سماجیت کے لیے مختلف ادارے بیک وقت اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ان سماجی اداروں کو سوشل ایجنسیز (Social Agencies) کہا جاتا ہے اور جو لوگ یہ کام سرانجام دیتے ہیں انھیں سماجی ایجنٹ (Social Agents) کہا جاتا ہے۔ فرد ان سماجی اداروں کے ذریعے گروہی زندگی گزارنے کے اصول، روایات اور رسم و رواج سیکھتا ہے اور انھیں اپناتا ہے۔ فرد سماجیت کے اصول سیکھنے کا پابند ہوتا ہے کیونکہ اس کے سماجیت کے عمل کے ذریعے فرد کو بہت سے فوائد اور سہولتیں میسر آتی ہیں۔ سماجیت کے اصولوں سے انحراف کی صورت میں سماج فرد کو ناپسندیدہ قرار

دے کر گروہ سے خارج کر دیتا ہے یا ان افراد کے لیے سزائیں تفویض کرتا ہے۔ ماہرین سماجی نفسیات، صحت مند شخصیت کی نشوونما اور سماجی عمل کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے سماجیت کے عمل کو بہت ضروری خیال کرتے ہیں۔ سماجیت کے ذریعے فرد کو سماج میں اچھا اور مفید شہری بن کر رہنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ سماجیت کی خصوصیات کو اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

1- سماجیت کا عمل پیدائش سے لے کر موت تک جاری رہتا ہے۔

2- سماجیت فرد کو مفید اور کارآمد شہری بناتی ہے۔

3- سماجیت سے فرد کو بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

4- سماجیت کے ذریعے فرد زندگی گزارنے کے قواعد وضوابط سیکھتا ہے۔

5- فرد سماجیت کے ذریعے نئے نئے ہنر سیکھتا اور نئی دلچسپیاں اپناتا ہے۔

6- سماجیت کے ذریعے تمدن بقا پاتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔

7- سماجیت سے سماجی قدریں اور سماجی معیار سیکھے جاتے ہیں۔

8- سماجیت سے فرد زبان دانی سیکھتا ہے اور اس میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

9- سماجیت سماج دشمن عناصر کا قلع قمع کرتی ہے۔

10- سماجیت فرد میں اس کی ذات (Self-Image) کے تصور کو اجاگر کرتی ہے۔

سماجیت کے عناصر (Elements of Socialization)

سماجیت کا عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی اس عمل میں شریک ہو جاتا ہے۔ سماجیت کا یہ عمل زندگی کے مختلف ادوار سے گزرتا ہوا فرد کی موت پر آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران جو عناصر سماجیت کو تشکیل دینے اور اسے جاری رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں انھیں سماجیت کے عناصر کہا جاتا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

i- خاندان (Family)

ii- ہم جولی (Peer Group)

iii- عزیز و اقارب (Relatives)

iv- تعلیمی ادارے (Educational Institutions)

v- مذہبی ادارے (Religious Institutions)

vi- سیاسی ادارے (Political Institutions)

vii- قانونی ادارے (Legislative Institutions)

viii- تہذیب وتمدن (Culture & Civilization)

ix- ذرائع ابلاغ (Mass Media)

x- قیادت (Leadership)

i- خاندان (Family)

خاندان کو بنیادی یا ابتدائی گروہ بھی کہا جاتا ہے۔ خاندان سماجیت کے عناصر میں سب سے اہم عنصر ہے۔ خاندان سے مراد میاں، بیوی اور بچے ہیں جن کے درمیان بچہ سماجیت کے عمل سے گزرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سماجی تربیت کی اولین درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ بچہ ماں باپ اور بہن بھائیوں سے زبان، لہجہ، سماجی رویے دلچسپیاں، تعلقات، رسوم، ثقافتی قدریں، مذہبی اقدار، پسند و ناپسند، احساس کمتری و برتری اور نسلی تفاخر سیکھتا ہے۔ بچے کا اپنی ذات کے بارے میں تصور بھی خاندان سے میل جول کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جس کے اثرات اس کی شخصیت پر تاعمر باقی رہتے ہیں۔ خاندان سماجیانے کے عمل کے ذریعے بچے کو نظم وضبط، ضروریات کی تکمیل کے طریقے اور سماجی مطابقت بھی سکھلاتا ہے۔ خاندان سماجیت کے اداروں میں سب سے اولین اور اہم ترین مانا گیا ہے جس کے نقوش فرد کی ذات پر ان مٹ حیثیت رکھتے ہیں۔

ii- ہم جولی (Peer Group)

بچے ابتدائی عمر کے ساتھ ہم جولی گروہ میں تعامل کرتے ہوئے نہ صرف سماجی ماحول کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ بہت سی سماجی مہارتیں بھی سیکھنے لگتے ہیں۔ ہم جولی گروہ میں سماجیت کا عمل بچے کے سکول جانے کی عمر سے قبل ہی شروع ہوجاتا ہے۔ سکول کے زمانے میں ہم جولی گروہ نہ صرف مستحکم ہوجاتا ہے بلکہ ہجولیوں کی تعداد میں خاطرخواہ اضافہ بھی ہوتا ہے۔ ہجولی یکساں دلچسپیاں، عادات اور مقاصد کے ساتھ کام کرتے ہیں مثال کے طور پر ہجولی بچیاں اکثر گڑیا کا گھر بناتی ہیں اور ان کے ساتھ کھیلتی ہیں جب کہ اکثر ہم جولی لڑکے مختلف قسم کے کھیل کھیلتے ہیں۔ ہم جولی، تصور ذات کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچہ ہم جولیوں کی موجودگی میں ذہنی پختگی کی طرف بڑھتا ہے۔ اخلاقی قدریں سیکھتا ہے۔ جارحیت کا اظہار کرتا ہے غرضیکہ بچے دوستی، ایثار، محبت، نفرت اور وابستگی کے ہیجانات کا اظہار سیکھتا ہے۔

iii- عزیز واقارب (Relatives)

بچے کی سماجیت میں والدین اور بہن بھائیوں کے بعد جس گروہ کا اثر سب سے زیادہ دیکھنے میں ملتا ہے وہ عزیز واقارب ہیں۔ عزیز واقارب میں بچے کے دادا، دادی، نانا، نانی، تایا، چچا، ماموں، خالائیں، پھوپھیاں اور ان کی اولادیں شامل ہیں۔ یہ عزیز واقارب کیونکہ بچے کے انتہائی نزدیک ہوتے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر اجتماعی خاندانی نظام کے تحت ایک ساتھ مل کر رہ رہے ہوتے ہیں، لہٰذا ان سے بچہ سماجیت کی آموزش کرتا ہے۔ ان سے زبان دانی سے لے کر مختلف سماجی مہارتیں، اخلاقیات، اصول وضوابط اور تصورات سیکھتا ہے۔ بچے کی ذات کی نشوونما اور مختلف ہیجانی اظہار میں بھی عزیز واقارب کلیدی کردار سرانجام دیتے ہیں۔

iv- تعلیمی ادارے (Educational Institutions)

بچے کی سماجیت میں تعلیمی ادارے بہت اہم ہیں۔ بچے نہ صرف اپنی ذات کے بارے میں معاشرتی معیاروں کے مطابق آگاہی حاصل کرتے ہیں بلکہ اپنے سماجی ماحول کے بارے میں بھی سیکھتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں بچے کی شخصیت پر سب سے اہم اثر استاد کا ہوتا ہے۔ بچہ اپنے استاد سے سماجی اصول وقواعد، علوم وفنون اور مختلف ہنر سیکھتا ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ استاد کا کردار ماں باپ کے بعد سماجیانے میں بہت اہم ہے۔ تعلیمی ادارے اپنی روایات اور تعلیمی ورثے کو بچے کی شخصیت میں منتقل کرتے ہیں اور اسے جدید تقاضوں

کے مطابق زندگی گزارنا سکھاتے ہیں۔ بچے کے تصورذات میں تعلیمی ادارے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ تعلیمی ادارہ جس قدر قابل احترام اور معتبر ہوگا بچے کا کردار اسی قدر مثبت اور تعمیری ہوگا۔ تعلیمی اداروں میں بچے کی سماجیت سے نہ صرف اس کو ایک کارآمد شہری بنایا جاتا ہے بلکہ اسے سماجی نظم وضبط کی تعلیم بھی دی جاتی ہے بچہ قوانین کا احترام کرنا سیکھتا ہے، اس کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے اس طرح وہ اپنے ہم جولیوں کے ساتھ مل کر سماجی عمل میں شامل ہو جاتا ہے۔

v- مذہبی ادارے (Religious Institutions)

سماجیت کے عمل میں ہر وہ معاشرہ جہاں کے افراد کسی مذہب کے پیروکار ہوں، مذہبی ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچہ مذہبی اداروں کے ذریعے مذہبی معلومات، مذہبی عقائد، مذہبی رسومات اور مذہبی اثرات کو سیکھتا ہے کیونکہ مذہب کا تعلق براہِ راست فرد کی ذات کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے مذہبی ادارے فرد کے تصورذات کو تشکیل دینے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مذہبی رسم ورواج اور قوانین کی پاسداری کرنا سماجیت کے عمل میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے فرد کی زندگی میں سماجیت کے عمل کو تقویت پہنچانے کے سلسلے میں مذہبی اداروں کی اہمیت سے انکار نہیں، کیونکہ غمی اور خوشی کی جتنی بھی رسومات ہیں وہ کسی نہ کسی طور پر مذہب سے منسلک ہوتی ہیں۔

vi- سیاسی ادارے (Political Institutions)

سماجیت کے عمل میں سیاسی ادارے بھی اہمیت رکھتے ہیں سیاسی ادارے بچے کی سماجیت کے عمل کے دوران اس کی سیاسی تربیت کرتے ہیں اور اپنی پسند کے مطابق سیاسی گروہ یا جماعت سے وابستگی اختیار کرنا سکھاتے ہیں۔

vii- قانونی ادارے (Legislative Institutions)

کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک معاشرہ کہلانے کا حقدار نہیں ہوسکتا جب تک وہاں کے لوگ معاشرتی اقدار اور قانون کے پابند نہ ہوں۔ لہٰذا قانونی ادارے سماجیت کا وہ عنصر ہیں جن کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ قانونی ادارے قوانین کو تشکیل دیتے ہیں۔ پہلے سے تشکیل شدہ قوانین میں ترامیم کرتے ہیں اور سماج کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق قوانین بناتے ہیں۔ ان قوانین کا اطلاق سماجیت کے عمل کے ذریعے فرد کی ذات پر براہِ راست ہوتا ہے۔ فرد ان قوانین کو سیکھتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔

viii- تہذیب وتمدن (Culture & Civilization)

تہذیب وتمدن سماجیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تہذیب وتمدن کے قوانین اور روایات سماجیت کو پروان چڑھاتے ہیں بچہ ان قوانین اور روایات پر عمل کرنا سیکھتا ہے۔ ہر معاشرے کی تہذیب اور تمدن مختلف ہوتے ہیں۔ تہذیب وتمدن کا یہ اختلاف پوری دنیا میں دیکھا جاسکتا ہے اس لیے سماجیت کا عمل بھی مختلف ہوتا ہے۔ والدین بچے کو اپنی تہذیب اور تمدن کے مطابق اٹھنا بیٹھنا یا بولنا چالنا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ برتاؤ کرنا سکھاتے ہیں۔ فرد کی ذات پر اپنی تہذیب وتمدن کی چھاپ ضرور رہتی ہے۔ خواہ وہ کسی دوسرے معاشرے میں جابسے۔

ix- ذرائع ابلاغ (Mass Media)

فرد کے سماجیانے میں ذرائع ابلاغ (Mass Media) کی حیثیت مسلّم ہے۔ ذرائع ابلاغ سماجی قدروں، روایات، کلچر، اقتصادی، اخلاقی، سیاسی، مذہبی، فکری جہتوں سے عوام کو آشنا کرتے ہیں جس سے فرد کی سماجی تربیت ہوتی ہے۔ ذرائع ابلاغ اپنی

تہذیب اور تمدن کو سراہتے ہیں اور یوں مثبت اقدار کو فروغ دیتے ہیں جس کی وجہ سے فرد عصبیت، قومیت اور تعصب جیسے تصورات سے آشنا ہوتا ہے۔ ذرائع ابلاغ رویوں کی تشکیل اور تبدیلی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سماجیت کا عمل ذرائع ابلاغ کے بغیر ناممکن ہے۔

x- قیادت (Leadership)

قیادت بنیادی گروہ کی ہو یا ثانوی گروہ کی، سماجیت میں بہت اہم ہے۔ گھر کا سربراہ، سکول یا کالج کا پرنسپل۔ مسجد کا امام، سیاسی جماعتوں کا عہدیدار اور حکمران طبقہ کسی نہ کسی لحاظ سے قیادت کا منصب ادا کرتے ہیں۔ قیادت کی اثر پذیری زندگی بھر جاری رہتی ہے۔ قائد سماجی رویوں، تنظیم سازی اور سماجی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مددگار ہوتے ہیں اور سماجیت کی تعمیر کرتے ہیں۔

سماج دشمن کردار (Anti Social Behaviour)

سماج دشمن کردار، ایسا کردار ہے جو سماجی قدروں، اصولوں، قوانین، روایات اور اخلاقیات کے مخالف ہو یہ ایسا کردار ہے جو کسی بھی معاشرے کے امن اور سکون کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ نہ صرف سماجی توازن کو بگاڑتا ہے بلکہ سماج پسند افراد کو عدم تحفظ سے دوچار بھی کرتا ہے۔ ماہرین ارثیات، عمرانیات اور نفسیات سماج دشمن کردار کے بارے میں اپنے اپنے نظریات رکھتے ہیں۔ ماہرین ارثیات کا نکتہ نظر یہ ہے کہ موروثی وجوہات سماج دشمن کردار پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ گروہ اور اس سے وابستگی سماج دشمن کردار کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ جب کہ ماہرین نفسیات سماج دشمن کردار کے حوالے سے نفسیاتی اور ذاتی اسباب کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ماہرین جرمیات کے نزدیک سماج دشمن کردار کے ظہور میں کوئی ایک نظریہ کام نہیں کرتا۔ سماج دشمن کردار کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اگر سماج دشمن عناصر کی درجہ بندی کی جائے تو ان میں کچھ ایسے افراد ہوتے ہیں جو بچپن ہی میں سماج دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ کچھ سماج دشمن عناصر ایسے بھی ہوتے ہیں جو خراب ماحول اور صحبت کی وجہ سے سماج دشمن کردار بناتے ہیں اور سماج دشمن کاروائیاں ان کی عادت میں شامل ہو جاتی ہیں کچھ سماج دشمن افراد وقتی حالات یا ہیجانی کیفیات کی وجہ سے سماج دشمن عناصر ثابت ہوتے ہیں بعض سماج دشمن عناصر اقتصادی وجوہات اور لالچ کی وجہ سے سماج دشمن کاروائیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں بعض افراد کمسن مجرم ہوتے ہیں وہ غلط ماحول، ناتجربہ کاری، عدم تحفظ، والدین کے باہمی جھگڑے اور ناقص تربیت کی وجہ سے غیر سماجی سرگرمیوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور پھر اس دلدل سے کبھی نہیں نکلتے۔

غیر سماجی کردار پر غور و خوض کیا جائے تو وہ ہر معاشرے میں موجود ہو گا لیکن وہ معاشرے جو زیادہ ترقی یافتہ اور مہذب ہیں ان میں غیر سماجی کردار کا تناسب ایسے معاشروں کی نسبت جو ترقی یافتہ اور مہذب نہیں کم پایا گیا ہے۔ غیر سماجی کردار کی فہرست میں جھوٹ، دغا بازی، چوری چکاری، ڈاکہ زنی، قتل، دہشت گردی، تعصب پسندی، جوا، نشہ، قومی املاک کو نقصان پہنچانا، جنسی بے راہروی، سماجی بے حسی، بچوں اور عورتوں سے امتیازی سلوک، فرقہ پرستی، اذیت پسندی اور رشوت خوری وغیرہ عام ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

سگریٹ نوشی (Smoking)

یوں تو تمباکو نوشی کی کئی صورتیں ہیں لیکن ان میں سگریٹ نوشی کے ذریعے تمباکو اور دیگر منفی عناصر کا استعمال بہت عام ہے۔ سگریٹ نوشی باقاعدہ نشہ آور اشیا کے استعمال کی جانب پہلا قدم ہے۔ سگریٹ نوشی کی وبا پوری دنیا میں عام ہے کوئی ملک ایسا نہیں

جہاں پرنت نئے برانڈ کے سگریٹ دستیاب نہ ہوں وہ خطے جہاں تمباکو کی کاشت آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہے وہاں پر سگریٹ نوشی نہ صرف عام ہے بلکہ بہت سستی بھی ہے۔ سگریٹ میں سے ایک تو مضر صحت عنصر نکوٹین ہے جو تمباکو میں موجود ہوتا ہے دوسرے سگریٹ کا کاغذ ہوتا ہے جس میں تمباکو بھرا ہوتا ہے وہ صحت کو تباہ کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے اور ان سے دمہ، بلند فشار خون، پھیپھڑوں کا سرطان، دل کے امراض اور ٹی بی جیسے مہلک امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ سگریٹ کا دھواں منہ، ہوا کی نالی اور پھیپھڑوں کے خلیات کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے صحت بری طرح تباہ ہو جاتی ہے۔ تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ سگریٹ نوشی کرنے والے افراد نہ صرف بیماریوں کا جلد شکار ہوتے ہیں بلکہ ان کی موت بھی جلد واقع ہو جاتی ہے۔ سگریٹ نوشی واحد وہ نشہ ہے جسے کرنے کی اجازت قانونی طور پر موجود ہے۔

سگریٹ نوشی کا آغاز مختلف اسباب کی وجہ سے ہوتا ہے، بعد ازاں سگریٹ نوشی کی عادت بن جاتی ہے فرد اس سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر پاتا اکثر لوگ سگریٹ نوشی ذرائع ابلاغ کی دلچسپ اور رنگین تشہیر جو کہ فلم، ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، رسائل کے ذریعے کی جاتی ہے سے متاثر ہو کر سگریٹ نوشی شروع کرتے ہیں کچھ لوگ اپنے خاندان یا ہم جولیوں میں سگریٹ پینے والے دیکھتے ہیں اور ان کی ترغیب سے سگریٹ نوشی شروع کر دیتے ہیں بعض افراد سگریٹ نوشی کو مردانہ فعل سمجھ کر شروع کر دیتے ہیں، کچھ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی سگریٹ نوشی سُستی اور تھکاوٹ کو دور کرنے، بے چینی کو کم کرنے اور خود اعتمادی پید [illegible] کے لیے مفید سمجھ کر شروع کرتے ہیں لیکن سگریٹ نوشی کو اپنی ذات کے ساتھ مشروط کر لینا غلط ہے۔ سگریٹ نوشی ہر حال میں مضر صحت ہے [illegible] اس کی عادت مشاورت اور مستقل مزاجی سے بآسانی ترک کی جاسکتی ہے۔

نشہ آور اشیا کا استعمال (Drug Addiction)

دنیا میں روز بروز نشہ آور اشیا کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ نشہ آور اشیا کی تعریف عالمی ادارہ صحت (WHO) نے یوں کی ہے "ہر وہ شے جسے استعمال کرنے سے ذہنی یا جسمانی طور پر فرد [illegible] میں تبدیلی پیدا ہو اور یہ تبدیلی فرد کی صحت کے لیے خطرناک ہو نشہ کہلاتی ہے۔" نشہ آور اشیا کا استعمال انسانوں میں صدیوں سے جاری ہے ان اشیا میں تمباکو، افیون، چرس، بھنگ، شراب، ایل ایس ڈی، کوکین، مارفین، ہیروئن اور مختلف برانڈ کی نشہ آور ادویات شامل ہیں جنھیں لوگ اپنی روزمرہ زندگی میں بطور نشہ استعمال کرتے ہیں تقریباً تمام نشہ آور اشیا نظام عصبی کو متاثر کرتی ہیں اور خون میں شامل ہو کر ذہنی اور جسمانی طور پر مختلف اثرات مرتب کرتی ہیں۔ منشیات کے نفسیاتی سماجی عوامل کے مطابق نشہ آور اشیا کا استعمال مزاج کی تبدیلی، کارکردگی میں تبدیلی، تخلیقی صلاحیت، تناؤ اور اضطرابی کیفیت کو کم کرنے تھکاوٹ اور بوریت کو ختم کرنے، معاشرتی میل جول کو بڑھانے، حقیقت سے فرار، درد اور تکلیف کو رفع کرنے، مایوسی اور افسردگی کو دور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق وہ افراد جو نفسیاتی لحاظ سے بے حس، جارح اور بہت زیادہ متجسس ہوتے ہیں جلد نشہ کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ نشے کا استعمال ان بچوں میں زیادہ پایا گیا جن کے والدین نشہ کرتے تھے نشہ آور اشیا کی بآسانی دستیابی، غلط ماحول، سماجی اقتصادی عوامل، خاندانی جھگڑے، جنسی بے راہروی، مذہب سے دوری سب نشہ آور اشیا کے استعمال کی طرف لے جاتے ہیں۔ نشہ کرنے والا نشہ آور اشیا کے معمولی استعمال کو آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے اس مقام پر جا پہنچتا ہے جہاں موت اس کا استقبال کرتی ہے۔ فرد جب نشہ آور اشیا کا عادی ہو جاتا ہے تو نشے کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس کے اندر اضطرابی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس کا جسم نشہ نہ ملنے کی وجہ سے کانپتا اور ٹوٹتا ہے۔ جسمانی اور ذہنی

افعال پر کنٹرول ختم ہونے لگتا ہے۔اس کے نظام عصبی کے خلیے نشہ کا تقاضا اس قدر شدت سے کرتے ہیں کہ اسے سوائے نشہ کے کچھ نہیں سوجھتا، وہ نشہ کرنے کے لیے تمام اخلاقی سماجی اور صحت کے اصولوں کو توڑتا ہوا نشہ کرنے لگتا ہے اس سے نہ صرف اس کا کام، خاندان، دوست احباب اور مراسم متاثر ہوتے ہیں بلکہ اس کی صحت بھی شدید متاثر ہوتی ہے بعض نشئی تو اپنی نشہ کی عادت کو پورا کرنے کے لیے جرائم کی دلدل میں جا پھنستے ہیں اسی لیے ہمارے مذہب میں ہر طرح کی نشہ آور اشیا کی سختی سے ممانعت ہے تا کہ فرد صحت مند ذہنی اور جسمانی زندگی گزار سکے۔

تشدد (Violence)

ایسا جارحانہ کردار جو افراد یا اشیا کو اپنے مقصد کے لیے نقصان یا ایذا پہنچائے ،تشدد کہلاتا ہے۔تشدد کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔(i) شخصی تشدد (ii) آلاتی تشدد۔

شخصی تشدد

شخصی تشدد کے تحت مختلف افراد کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔جن میں مرد، عورتیں، بوڑھے، بچے کوئی بھی ہوسکتا ہے۔انھیں مختلف قسم کا نقصان پہنچایا جاتا ہے مثلاً مار پیٹ وغیرہ۔

آلاتی تشدد

آلاتی تشدد باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا جاتا ہے۔تشدد کی اس قسم کے تحت افراد یا گروہ کسی مخصوص نکتہ نظر یا نظریہ کو اپناتے ہوئے تشدد کی راہ اختیار کرتے ہیں۔مثلاً ہڑتالیں وغیرہ کر کے عمارتوں، گاڑیوں، فرنیچر اور مختلف ساز وسامان کو نشانہ بنا کر توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔

جارحانہ کردار کسی مقصد یا انعام کو حاصل کرنے کے لیے اپنایا جاتا ہے۔اس میں ٹارگٹ فرد نہیں ہوتا بلکہ تشدد کو مقصد یا انعام کے حصول کے لیے اپنایا جاتا ہے۔تشدد کی پہلی قسم جسے ذاتی تشدد کہتے ہیں ذاتی عداوت، کینہ، غصہ، نفرت یا انتقام ہوتا ہے جسے تسکین پہنچانے کے لیے تشدد کیا جاتا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ تشدد ضروری نہیں جسمانی حملے یا کسی املاک کو نقصان پہنچا کر ہی کیا جائے کسی بھی معاشرے میں بہت سے لوگ تشدد کے لیے زبانی اظہار کو ذریعہ بھی بناتے ہیں اور اپنے الفاظ، فقرات اور زبان کے ذریعے تشدد آمیز رویے کا اظہار کرتے ہیں۔تشدد آمیز جارحانہ کردار کے کیا اسباب ہیں اس کے بارے میں بہت سے نظریات پائے جاتے ہیں۔کچھ ماہرین کے خیال میں جارح والدین کے بچے بھی جارح ہوتے ہیں۔براون لائیکن (Brown Lykken,1992) سگمنڈ فرائڈ (1938) کے مطابق جارحانہ جبلت ابتدا سے ہی بچے میں موجود ہوتی ہے۔سٹور (Storr, 1968) اور لارنز (Lorenz, 1963) کے مطابق افراد کے اندر اندرونی طور پر لوگوں پر حملہ آور ہونے اور انھیں تباہ کرنے کی تحریک موجود ہوتی ہے۔ڈولرڈ (Dollard, 1939) کے مطابق تشدد اور جارحیت خبث کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ملر (Miller, 1941) نے بھی جارحیت اور تشدد آمیز کردار میں گہرا تعلق ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ماہرین آموزش کے مطابق تشدد اور جارحیت آموزشی کردار ہے اور اسے معاشرے سے سیکھا جاتا ہے۔البرٹ بینڈورا (Albert Bandura, 1973) کے مطابق بچے اپنی آموزش مختلف ذرائع اور ماڈلز کے ذریعے کرتے ہیں، اور پھر اسی قسم یا اس سے ملتے جلتے کردار کا اظہار کرتے ہیں چنانچہ تشدد اور جارحیت کے اسباب شخصی اور غیر شخصی دونوں میں ہی ملتے ہیں

اس لیے کسی ایک انتہا کو قبول کرنا یا رد کرنا موزوں نہیں۔ جے پی سکاٹ (J.P. Scott, 1958) کے مطابق تشددی کردار کے پیچھے ذاتی اور بیرونی ماحولی اسباب دونوں موجود ہوتے ہیں اور کوئی بھی انسان یا جانور لمبے عرصے تک مبارزت کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا ہے۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ بچے جو جارحانہ کردار کا مشاہدہ اپنے ماحول میں یا ذرائع ابلاغ کے مختلف ذرائع سے کرتے ہیں ان کے کردار میں جارحیت پائی جاتی ہے۔ تشدد اور جارحیت کو قابو میں لانے کے لیے ماہرین نفسیات مختلف طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہیں جن میں جارحیت کا نکاس، سزا، کرداری نمونے اور سماجی ہنروں کی ترتیب اہم ہیں اور ان کے ذریعہ تشدد اور جارحیت کو قابو میں لایا جاسکتا ہے۔ جارحیت کا نکاس افراد اور ان کی ثقافت کے مطابق ہوتا ہے۔ جارحیت کا نکاس کرنے میں جارحیت کی مقدار کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے۔ کچھ معاشروں میں جارحیت پر افراد کو سخت سزا تجویز کی جاتی ہے تا کہ جارحانہ کردار کو روکا جاسکے اور جس کے ساتھ جارحیت ہوتی ہے اسے ذہنی اطمینان حاصل ہو۔ جارحانہ کردار کو ختم کرنے کے لیے ایک اور طریقہ جو استعمال میں لایا جاتا ہے وہ کرداری نمونوں کا طریقہ ہے جس کے تحت بچوں کو جارحانہ کردار کا مشاہدہ کرنے اور اس کی نقالی کرنے سے بچایا جاتا ہے۔

مثلاً مغربی ممالک کے ماہرین نفسیات چھوٹے بچوں کو جارحانہ فلمیں نہ دیکھنے نیز بچوں کے سامنے جارحانہ کردار اپنانے سے روکتے ہیں تا کہ بچے جارحانہ کردار کی آموزش نہ کریں اور نہ ہی اس کی نقالی کریں۔ جارحانہ کردار کی نکاسی اور روک تھام کے لیے ایسے سماجی ہنروں کو سکھلایا جاتا ہے جو کہ نہ صرف سماجی طور پر صحت منداور مفید ہوتے ہیں بلکہ فرد کو معاشی اور سماجی حوالے سے بہت فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان ہنروں میں کھیل، فوج اور پولیس میں بھرتی، فوجی رضا کار یا سول ڈیفنس کی تربیت، مارشل آرٹس کی تربیت اور دیگر پیشہ ورانہ ہنروں کی تربیت شامل ہے۔

تعصب (Prejudice)

تعصب سے مراد کسی بھی شخص، چیز، جگہ، نسل اور گروہ کے بارے میں بلا تحقیق پہلے سے کوئی رائے قائم کر لینا ہے یہ ایک ایسا رویہ ہے جو دوسرے افراد کے بارے میں اکثر تشدد آمیز، منفی اور ہیجان خیز ہوتا ہے۔ جے ایم جونز (J.M. Jones, 1972) کے مطابق تعصب پہلے سے قائم شدہ رائے ہے جو کسی نسل یا مذہب کے بارے میں حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے قائم کر لی جاتی ہے۔ بیرون اور بائرن (Byron, 1987) کے مطابق تعصب ایک منفی رویہ ہے جو مخصوص سماجی گروہوں کے بارے میں قائم کیا جاتا ہے جدید نظریات تعصب کو اکتسابی یا آموزشی کہتے ہیں۔ تعصب گروہی زندگی کے دوران سیکھا جاتا ہے تعصب کے تین اجزا وقوفی، احساساتی اور کرداری ہوتے ہیں۔ وقوفی سطح پر فرد تعصب کی کسی صورت میں کسی فرد یا گروہ کے بارے میں نفرت آمیز خیالات رکھتا ہے، احساساتی سطح پر ان خیالات کے ساتھ جارحیت، نفرت اور خوف کے ہیجانات منسلک کر لیتا ہے اور کرداری سطح پر اس فرد یا گروہ کے ساتھ عملی طور پر سخت برتاؤ یا جارحیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تعصب کی وجوہات میں سماجی طبقہ بندی، تعلیم، ذرائع ابلاغ، نسل پرستی، تسبیکات، احساس کمتری، برتری اور جنسی تفریق شامل ہیں۔ تعصب دور کرنے کے لیے باہمی گروہی تعاون، کشادہ ذہنی، حقیقت پسندی، تحقیق کرنا تسبیکات پر غور وخوض کرنا فائدہ مند ہیں۔ ابنِ خلدون نے تعصب کو مثبت انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق عصبی تعصب کی صورت میں نسل، قوم اور قبائل کے لوگ دوسری قوم کے خلاف ترقی کرنے اور طاقتور ہونے کے لیے شدید محنت کرتے ہیں۔

سماجی ماہرین نفسیات نے تعصب پر تحقیق کرتے ہوئے یہ بات معلوم کی ہے کہ بچے ابتدائی عمر ہی میں اپنے والدین، بہن بھائیوں، عزیز رشتہ داروں اور ہم جولیوں سے تعصب سیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ بچوں کو تعصب کے ذریعے مختلف گروہوں کے بارے

... یا مثبت خیالات سکھا دیے جاتے ہیں۔ بچے بھی اپنے بڑوں کے تعصبات کو اپنا لیتے ہیں۔ اس طرح سے ان کے اندر تعصب مزید مستحکم ہو جاتا ہے۔ تعصب کی پیائش اسی طرح کی جاتی ہے، جیسے رویوں کی پیائش کی جاتی ہے، کیونکہ تعصب بھی ایک مخصوص رویہ ہی ہے۔ تعصب کی پیائش، مشاہدہ، انٹرویو، سماجی قرب وبعد اور تجرباتی اسالیب اور سروے کی مدد سے کیا جا سکتی ہے۔ تعصب کی عام مثالوں میں گوروں کا کالوں کے خلاف تعصب، امیروں کا غریبوں کے بارے میں تعصب، مختلف مذہبی فرقوں کا باہمی تعصب، مختلف نسلوں کا دوسری نسلوں کے خلاف تعصب اور مردوں کا عورتوں کے بارے میں تعصب شامل ہیں۔ درج بالا مثالوں میں گورے کالوں کو شدید ناپسند کرتے ہیں اور انھیں گھٹیا تصور کرتے ہیں اس طرح دنیا میں مختلف مذہبی فرقے ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں اور تعصب کے خاتمہ کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح ایک ہی خطے میں رہنے والی مختلف نسلیں اور فرقے تعصب کی وجہ سے آپس میں لڑتی رہتی ہیں۔

جنسی خوفزدگی (Sexual Harassment)

جنسی خوفزدگی سے مراد وہ کردار ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں رہنے والا کوئی فرد خواہ وہ مرد عورت یا بچہ ہو جنسی طور پر خوفزدہ ہو جائے یا کر دیا جائے۔ جنسی خواہشات کی تکمیل معاشرتی، اخلاقی، قانونی اور مذہبی حدود کے اندر رہ کر کی جائے تو قابل اعتراض نہیں لیکن ذاتی خبیث اور محرومیوں کے شکار افراد شعوری طور پر دوسروں سے انتقام لے کر خوش ہوتے ہیں۔ جنسی خوفزدگی کی بہت سی صورتیں روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں عام طور پر جنسی خوفزدگی کا شکار عورتیں اور بچے ہیں۔ سماجی، جسمانی اور اقتصادی لحاظ سے طاقتور طبقہ کمزور طبقے کو جنسی خوفزدگی کا شکار بناتا ہے۔ ملازمت پیشہ خواتین کو ان کے دفاتر، اداروں اور کام کرنے کی جگہوں پر جنسی طور پر خوفزدہ کیا جاتا ہے۔ خواتین کو راستے میں، بازاروں میں، بسوں میں یا عوامی جگہوں پر جنسی طور پر خوفزدہ کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں گھروں، فیکٹریوں، دکانوں، ہوٹلوں اور تعلیمی اداروں میں بچوں کو جنسی طور پر خوفزدگی کا شکار بنایا جاتا ہے۔ بعض خاوند اپنی بیویوں کو جنسی طور پر خوفزدہ کرتے ہیں۔ جنسی خوفزدگی میں نازیبا الفاظ کا استعمال، جسم کو چھونا، جنسی اعضا کا دکھانا، جنسی طور پر حملہ آور ہو جانا، جنسی خوف پیدا کرنا، عزت لوٹنا اور ازدواجی تعلقات میں غیر قانونی جنسی فعل سرانجام دینا شامل ہیں۔ جنسی خوفزدگی سماجی اور قانونی لحاظ سے جرم ہے تمام معاشروں میں اس کی سزا مقرر ہے لیکن مختلف معاشروں میں جنسی خوفزدگی کی سزاؤں میں وہاں کے سماجی اصولوں، قدروں اور قوانین کے مطابق فرق پایا جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات جنسی خوفزدگی پیدا کرنے والے افراد کے لیے جنسی نفسیاتی علاج تجویز کرتے ہیں اور ان کے خیال کے مطابق جنسی خوفزدگی پیدا کرنے کی وجوہات بالعموم نفسیاتی ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی جدید نفسیاتی طریقوں سے ہونا چاہیے۔

رویے (Attitudes)

معاشرتی نفسیات میں رویے کا موضوع کس قدر اہم ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعض ماہرین نے سماجی نفسیات کو رویوں کے سائنسی مطالعہ کا نام دیا ہے۔ رویے کیا ہیں؟ اور اس کے بارے میں ماہرین سماجی نفسیات کیا کہتے ہیں۔ گارڈن البورٹ کے مطابق ''ذہنی اور اعصابی آمادگی جو تجربے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور جس کے تحت ہم اپنے جوابی افعال سرانجام دیتے ہیں رویے کہلاتی ہے۔'' نیوکومب (New Comb, 1999) کے مطابق رویہ کسی فرد کا وہ ادراک، میلان، تفکر اور احساس ہے جو وہ

کسی چیز یا شخص کے بارے میں رکھتا ہے۔

آر جے کورسنی (R.J. Corsini, 1999) کے مطابق رویہ وہ اکتسابی میلان ہے جو کسی واقعہ یا فرد کے بارے میں رکھا جاتا ہے جس کے تحت افراد مخصوص ردِ اعمال کا اظہار کرتے ہیں۔ رویے آموزش، تجربات اور ہیجانی کیفیت کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ رویوں کے اندر ترجیحات، اعتقادات، تعصبات، توہمات، سائنس، مذہبی نکتہ نظر، سیاسی افکار و نظریات بھی موجود ہوتے ہیں ان تعریفوں کی روشنی میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رویے ہمارے عقائد، احساسات، پسند و ناپسند کے آئینہ دار ہوتے ہیں ہر رویے کے اندر ایک خاص شدت پائی جاتی ہے۔ رویوں کے اندر فکری، جذبی اور کرداری عناصر موجود ہوتے ہیں۔ فکری یا وقوفی پہلو کے تحت افراد یا اشیا کے بارے میں ادراک کیا جاتا ہے۔ جذباتی پہلو کے تحت کسی بھی فرد یا رشتے کے بارے میں ادراک کے ساتھ مثبت یا منفی احساسات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور ان مثبت یا منفی احساسات کی خاص شدت بھی ہوگی۔ کرداری پہلو کے تحت افراد اپنے وقوف اور فکری پہلو کے تحت مخصوص کردار ادا کرتے ہیں۔ جو رویے کا کرداری پہلو ہے، مثلاً کرکٹ میچ دیکھنا اسے پسند کرنا اور اسے کھیلنا کرکٹ کے بارے میں رویہ کہلائے گا۔ اسی طرح سے ہم اپنے قومی ہیروز کے بارے میں مثبت اندازِ فکر رکھتے ہیں، اُن کو پسند کرتے ہیں اور اُنھیں خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

رویے کی تشکیل (Attitude Formation)

رویے آموزش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ رویوں کی تشکیل کا آغاز بچپن ہی سے ہو جاتا ہے۔ رویے ہم اپنے سماجی ماحول سے سیکھتے ہیں۔ ان میں نشوونما اور تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ ایک فرد زندگی بھر رویوں کو بناتا اور ان میں تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔ رویوں کی تشکیل میں مختلف عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل اہم ہیں۔

i- سماجیت (Socialization)

سماجیت کے تحت بچہ اپنی پیدائش کے بعد اپنی بقا کے لیے سماجی ماحول میں ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے اور سماجیت کے عمل کے ساتھ مختلف رویوں کو تشکیل دینے لگتا ہے اور یہ عمل تا زندگی جاری رہتا ہے۔

ii- ذاتی تجربات (Personal Experience)

افراد ذاتی تجربات کی بنیاد پر بھی اپنے رویے تشکیل دیتے ہیں۔ ان ذاتی تجربات میں انفرادیت بھی پائی جاتی ہے اور یہ ذاتی تجربات سے ہٹ کر بھی ہو سکتے ہیں۔

iii- مشروطیت (Conditioning)

افراد مشروطیت کے تحت ایک واقعہ کو دوسرے کے ساتھ جوڑ لیتے ہیں اور پھر اس کی آموزش کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے وقوفی سطح پر ایک رویے کو تشکیل دے لیتے ہیں۔

iv- تقویت (Reinforcement)

اصول تقویت کے تحت وہ رویے دیرپا اور پائیدار رویے بن جاتے ہیں جنھیں تقویت ملتی ہے۔ ان دونوں کے اثرات بہت گہرے اور دوررس ہوتے ہیں۔

v- گروہی وابستگی (Group Affiliation)

گروہی وابستگی کے دوران فرد اس گروہ کے رویوں کو اپنا لیتا ہے جو رویوں کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں۔

vi- ضروریات کی تسکین (Need - Satisfaction)

افراد رویوں کی تشکیل میں اپنی ضروریات کا بہت خیال رکھتے ہیں اور ان رویوں کو اپنا لیتے ہیں جن سے ان کی ضروریات کی تسکین ہوتی ہے۔

vii- معلومات (Information)

افراد اپنے رویے اپنی معلومات کے مطابق تشکیل دیتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کا رویوں کی تشکیل میں بہت اہم کردار ہے۔

viii- عصبیت (Ethnicity)

ابن خلدون کے مطابق عصبیت سماجیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ عصبیت سے مشترکہ نسلی، سماجی اور تمدنی اوصاف کی بنیاد پر رویوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے آج کی دنیا میں عصبیت کو منفی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ix- القا یا ایما (Suggestion)

ایما یا القا سے مراد وہ مشورہ ہے جو بغیر کسی تنقید کے درست مان لیا جاتا ہے۔ رویوں کی تشکیل میں ایما کا بہت زیادہ دخل ہے۔ ایما کی وجہ سے بہت سے رویے تشکیل پاتے ہیں۔

رویوں کی تبدیلی (Changes in Attitudes)

رویوں کی تشکیل میں بہت سے سماجی اور تمدنی اسباب کارفرما ہوتے ہیں۔ رویوں میں تبدیلی رونما ہوتی رہتی ہے۔ سماجی نفسیات میں رویوں کی ان تبدیلیوں کو تجرباتی بنیادوں پر مشاہدے میں لایا گیا ہے۔ رویوں کی تبدیلی میں درج ذیل عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔

i- ذاتی اوصاف (Personal Traits)

ذاتی اوصاف رویے کی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں مثلاً ذہین افراد کے رویے عام افراد کی نسبت مختلف ہوتے ہیں اور وہ نئی معلومات کی روشنی میں رویے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

ii- سماجی تعامل (Social Interaction)

سماجی تعامل رویوں کی تبدیلی کا اہم سبب ہے جب ایک فرد دوسرے فرد کے ساتھ یا گروہ کے ساتھ تعامل کرتا ہے تو اپنے تجربے اور مشاہدے کی وجہ سے رویوں میں تبدیلی کرتا رہتا ہے۔

iii- گروہی وابستگی (Group Affiliation)

گروہی وابستگی رویوں کی تبدیلی کا باعث بنتی ہے اگر گروہ اپنا رویہ تبدیل کر لے تو فرد بھی اپنا رویہ تبدیل کر لیتا ہے۔ بعض اوقات

افرادگروہ تبدیل کر لیتے ہیں اوراس کے ساتھ رویے میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

iv- ترغیب (Persuation)

ترغیب رویوں میں تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ذرائع ابلاغ،سماجی ادارے،سماجی کارکن ہر جگہ لوگوں کو ترغیب دیتے نظر آتے ہیں اور لوگ ترغیب سے متاثر ہو کر رویے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

v- عزت نفس (Self-Respect)

جن لوگوں کی عزت نفس کم ہوتی ہے وہ جلد سماجی القا کے زیر اثر رویے تبدیل کر لیتے ہیں اور جن لوگوں کی عزت نفس بہت زیادہ ہوتی ہے وہ باآسانی اپنے رویے تبدیل نہیں کرتے۔

vi- پیغام (Message)

ذرائع ابلاغ ایک یا ایک سے زیادہ پیغام اس تواتر سے دیتے ہیں کہ فرد رویے میں تبدیلی پیدا کر لیتا ہے اوران کے پیغام پر یقین کرنا شروع کر دیتا ہے۔

vii- نقالی (Imitation)

نقالی کے ذریعے بھی رویوں میں تبدیلی آتی ہے۔افراد اپنے سے برتر اوراعلیٰ منصب پر فائز افراد کی نقالی کر کے اپنے رویوں میں تبدیلیاں لاتے ہیں۔

viii- وقوفی ناہمواری (Cognitive Dissonance)

وقوفی ناہمواری سے مراد ایک ہی وقت میں دو متضاد رویوں کو ذہن میں رکھنا ہے۔وقوفی ناہمواری سے فرد کے اندر تناؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔متضاد رویوں کو ختم کر کے فرد تناؤ کی کیفیت سے باہر نکل آتا ہے۔

رویوں کی پیمائش (Measurement of Attitudes)

رویے قابل پیمائش ہوتے ہیں اور انھیں شرحی پیمانوں (Rating Scales) کے ذریعے ماپا جا سکتا ہے۔رویوں کی پیمائش کے حوالے سے تھرسٹون (Thurstone)،لیکرٹ (Likert)،آس گڈ (Osgood) اور بوگارڈس (Bogardus) کے نام قابل ذکر ہیں۔

تھرسٹون کا شرحی پیمانہ (Thurstone's Rating Scale)

تھرسٹون نے 1931 میں رویوں کی پیمائش کے لیے شرحی پیمانہ تیار کیا اس شرحی پیمانے میں افراد کے رویوں کو مختلف موضوعات کے حوالے سے ماپا گیا۔تھرسٹون کے شرحی پیمانے میں جنگ،اشتراکیت،ضبط،سیاہ فام نسل،سزائے موت اور چرچ کے بارے میں سوالات کے ذریعے رویوں کی پیمائش کی گئی۔تھرسٹون کا شرحی پیمانہ گیارہ درجاتی شرحی پیمانہ کہلاتا ہے کیونکہ اس شرحی پیمانے میں پسند ناپسند تک گیارہ درجے تشکیل دیے گئے ہیں جن پر رائے دہندہ اظہار کرتا ہے۔تھرسٹون کے شرحی پیمانے درج ذیل عوامل کے تحت تشکیل دیے گئے:

1- موضوع کا انتخاب۔

2- موضوع کے مطابق بیانات کی جمع بندی۔

3- گیارہ رکنی منصفین کا بیانات کی جانچ پڑتال کرنا۔

4- بیانات پر غور وخوض اور اس کی حتمی منظوری۔

5- بیانات کو مذکورہ رویے کی پیائش کے لیے شرحی پیانے کی صورت میں جاری کرنا۔

لیکرٹ کا شرحی پیانہ (Likert's Scale)

لیکرٹ کا شرحی پیانہ پانچ درجاتی شرحی پیانہ کہلاتا ہے اس شرحی پیانے میں تھرسٹون کے شرحی پیانے کی طرح منصفین سے رائے نہیں لی جاتی بلکہ تحقیق کار سب سے پہلے موضوع کا انتخاب کرتا ہے اور پھر اس موضوع کے ممکنہ رویوں کو معلوم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بیانات اکٹھے کرتا ہے۔ تحقیق کار کی کوشش ہوتی ہے کہ بیانات آسان اور واضح انداز میں تحریر کیے گئے ہوں ان میں کسی قسم کا ابہام اور ذومعنویت نہ پائی جائے۔ ہر بیان کے بارے میں جواب دہندہ کو پانچ نکاتی درجے پر ردِعمل کا اظہار کرنا ہوتا ہے یہ پانچ نکاتی پیانہ شدید پسند، پسند، فیصلہ نہ کرنا، ناپسند اور شدید ناپسند پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر درجے کو الگ وزن دیا جاتا ہے جو 1,2,3,4,5 پر مشتمل ہوتا ہے۔لیکرٹ کے شرحی پیانے کے ہر بیان کو مجموعی سکور کے میزان پر پرکھتے ہوئے داخلی استقامت (Internal Validity) معلوم کی جاتی ہے اور صرف ان بیانات کو شرحی پیانے میں داخل کیا جاتا ہے جن کی داخلی استقامت اعلیٰ درجے کی ہو اور جن بیانات کی داخلی استقامت کمتر ہو ان کو منتخب نہیں کیا جاتا۔

آس گڈ کا شرحی پیانہ (Osgood's Rating Scale)

آس گڈ کے شرحی پیانے کو مصنوعی امتیاز کا شرحی پیانہ کہتے ہیں اس شرحی پیانے کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ موضوع اور اس سے متعلقہ رویے کو بہترین انداز سے پیائش کرتا ہے۔اس شرحی پیانے سے متعلقہ رویے کے ساتھ وابستہ پوشیدہ معنی بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اس شرحی پیانے میں دو مخالف اسم صفت کو استعمال میں لاتے ہوئے ان کو سات درجوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے اور جواب دہندہ صفت اور اس کے درجہ پر متفق ہوتے ہوئے ردِعمل کا اظہار کرتا ہے۔آس گڈ کے شرحی پیانے پر افراد کسی موضوع کے مطابق درج ذیل طریقے سے رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

تیز	+3 +2 +1 0 -1 -2 -3	ست
مثبت	+3 +2 +1 0 -1 -2 -3	منفی
مضبوط	+3 +2 +1 0 -1 -2 -3	کمزور

آس گڈ نے اپنے شرحی پیانے میں رویے کی پیائش کے لیے طریقہ اضداد کو استعمال کیا۔اس نے مصنوعی امتیاز کے اضداد کے تین عوامل یعنی تخمینی عوامل (Evaluation Factors)، قوتی عوامل (Potency Factors)، مستعدی عوامل (Activity Factors) بیان کیے ہیں جن پر کسی بھی رویے کی پیائش کی جاتی ہے۔آس گڈ کا شرحی پیانہ تحقیقی لحاظ سے معیاری، صحت مند اور معتبر کہلاتا ہے۔اس شرحی پیانے پر کسی بھی رویے کے احساساتی اور وقوفی پہلوؤں کی بہت بہتر پیائش کی جاسکتی ہے۔

بوگارڈس کا شرحی پیمانہ (Bogardus' Rating Scale)

بوگارڈس نے جو شرحی پیمانہ تیار کیا اس سے مختلف قوموں کے باہمی تعلق اور دوری کے رویے کی پیائش کی جاتی ہے۔اس لیے بو گارڈس کے شرحی پیمانے کو سماجی قرب و بعد کا شرحی پیمانہ کہتے ہیں۔اس پیمانے سے مختلف اقوام کے افراد آپس میں ایک دوسرے کو کس حد تک پسند کرتے ہیں جیسے رویوں کی پیائش ہوتی ہے۔ بوگارڈس نے اپنے شرحی پیمانے کو سات درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ جواب دہندہ ان سات درجوں کے مطابق اپنے رویے کا اظہار کرتا ہے۔ بوگارڈس کے شرحی پیمانے میں بڑی خاصیت یہ ہے کہ منفی رویے کا صرف ایک درجہ ہی موجود ہے جب کہ منفی رویے کے اظہار کے بھی مثبت رویے کی طرح کئی درجات ہو سکتے ہیں۔ بوگارڈس کے شرحی پیمانے کے درجات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- دوسری قوم کے فرد سے شادی کرنا۔
2- دوسری قوم کے فرد کو پڑوسی کی حیثیت سے تسلیم کرنا۔
3- دوسری قوم کے فرد کو اپنے پیشہ میں شریک کرنا۔
4- دوسری قوم کے فرد کو دوست بنانا۔
5- دوسری قوم کے فرد کو اپنے ملک کا شہری بنانا۔
6- دوسری قوم کے فرد کو اپنے ملک میں قبول کرنا۔
7- دوسری قوم کے فرد کو اپنے ملک سے نکال دینا۔

رائے عامہ (Public Opinion)

رائے عامہ سے مراد عوامی رائے ہے۔ یہ رائے کسی قومی، اجتماعی، نسلی، مذہبی، سیاسی، اقتصادی معاشرتی موضوع سے متعلق ہوتی ہے۔ رائے عامہ کا اظہار افراد وقوفی، احساساتی اور کردا[illegible]ے ہیں۔ رائے عامہ میں عوامی مسائل کے بارے میں اجتماعی سوچ کا اظہار ملتا ہے۔ جے۔ ٹی یونگ (J.T. Young) کے مطابق رائے عامہ کسی بھی طبقے کا وہ سماجی تخمینہ ہے جو کسی سماجی سوال کے جواب میں بحث و تمحیص کے بعد سامنے آتا ہے۔رائے عامہ آبادی کا وہ عمومی رویہ ہے جو کسی خاص موضوع یا موضوعات کے بارے میں پایا جاتا ہے یہ رویہ بھی درست ہو سکتا ہے اور غلط بھی، اجتماعی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو رائے عامہ سے عوام کا کسی مسئلے کے بارے میں غور و فکر کرنا، اس پر بحث کرنا اور موقع کے مطابق اس پر ہیجانی ردِ عمل کا اظہار کرنا ہے۔رائے عامہ کے ذریعے ہم کسی مسئلے کے بارے میں عوام کی آرا، کردار اور جذبات و توقعات کے بارے میں معلومات اخذ کرتے ہیں اور پھر اس کی روشنی میں عوامی سطح پر ضروری تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔اس طرح معاشرتی ادارے عوام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے مستقبل کا لائحہ عمل طے کرتے ہیں۔

رائے عامہ کی تشکیل (Formation of Public Opinion)

رائے عامہ کی تشکیل درج ذیل چار مراحل میں ہوتی ہے کمبل ینگ (Kimball Young, 1963)۔

i- پہلا مرحلہ

یہ ابتدائی مرحلہ ہے اس مرحلے پر معاشرے میں افراد کسی بھی موضوع یا مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں۔

ii- دوسرا مرحلہ

اس مرحلے پر یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ مسئلہ کس قدر شدید ہے۔ کیا اس کا حل ممکن ہے؟ مسئلے کے بارے میں بحث مباحثہ شروع ہو جاتا ہے۔

iii- تیسرا مرحلہ

اس مرحلے پر مسئلے کے بارے میں بحث و مباحثہ کے نتیجے میں اتفاق رائے یا اختلاف رائے جنم لیتے ہیں۔

iv- چوتھا مرحلہ

چوتھے اور آخری مرحلے میں عوام تحریروں، تقریروں اور مباحثوں کے ذریعے حتمی فیصلے پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنی آرا کا اظہار کر دیتے ہیں۔

رائے عامہ کو تشکیل دینے والے عناصر (Elements of Forming Public Opinion)

i- قیادت (Leadership)

رائے عامہ کی تشکیل میں قیادت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے اور وہ رائے عامہ کو تبدیل کرنے یا ختم کرنے میں اہم حیثیت رکھتی ہے یہ قیادت، سیاسی، مذہبی، اقتصادی، سماجی اور علمی کسی بھی نوعیت کی ہو سکتی ہے۔

ii- ذرائع ابلاغ (Mass Media)

رائے عامہ کی تشکیل میں ریڈیو، ٹی۔ وی، کمپیوٹر، اخبارات، رسائل، فلم اور اشتہارات اہم کردار ادا کرتے ہیں جن کا اثر دور جدید میں تسلیم شدہ ہے۔

iii- سماجی طبقے (Social Classes)

رائے عامہ کی تشکیل میں سماجی طبقات بہت اہم ہیں۔ رائے عامہ کے مراحل میں مختلف سماجی طبقے علیحدہ علیحدہ یا مل جل کر کسی اہم فیصلے پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر اس کا اظہار کرتے ہیں۔

iv- خاندان (Family)

رائے عامہ کی تشکیل کا بنیادی عنصر خاندان ہے، جہاں سے کسی بھی مسئلے کے بارے میں ابتدائی گفتگو کرنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچا جاتا ہے خاندان کے اراکین ابتدائی طور پر رائے عامہ بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

v- تعصب (Prejudice)

کسی بھی رائے عامہ کو تشکیل دینے میں تعصب اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رائے عامہ کا منفی اور مثبت ہونا بھی اکثر اوقات حقائق سے زیادہ تعصب کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

vi- مذہب (Religion)

رائے عامہ کی تشکیل میں مذہب اہم کردار ادا کرتا ہے آبادی کی اکثریت اپنے مذہب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے رائے عامہ کا اظہار کرتی ہے۔

vii- جغرافیائی حالات(Geographical Conditions)

جغرافیائی حالات بعض اوقات رائے عامہ کی تشکیل میں اہم ہوتے ہیں مثلاً اقوام اپنے جغرافیائی حالات کی وجہ سے متفقہ رائے عامہ کا اظہار کرتی ہیں۔ مثلاً میدانی اور پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی رائے عامہ کا اظہار مختلف ہوتا ہے۔

viii-لسانیات (Linguistics)

رائے عامہ میں یکساں زباندانی کا ہونا اہم سبب ہے۔ اگر بولی جانے والی زبان مختلف ہوگی تو رائے عامہ پر اثر پڑتا ہے۔

رائے عامہ کی تبدیلی (Change in Public Opinion)

اگرچہ رائے عامہ کی تبدیلی کوئی آسان نہیں لیکن ماہرین سماجی نفسیات رائے عامہ کی تبدیلی کو ناممکن نہیں سمجھتے۔ مندرجہ ذیل عناصر رائے عامہ تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

i- تعلیم (Education)

تعلیم کے ذریعے رائے عامہ کی تبدیلی ممکن ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پڑھے لکھے افراد اور ان پڑھ افراد کی رائے میں بہت تضاد پایا جاتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے عوام کی سوچ تبدیل کر دی جاتی ہے جس سے ان کا کردار بھی بدل جاتا ہے۔

ii- ذرائع ابلاغ (Mass Media)

ذرائع ابلاغ رائے عامہ کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے بار بار جاری کیا گیا پیغام سماجی اثر پذیری رکھتا ہے اور رائے عامہ تبدیل کرنے میں اہم ہے۔

iii- پراپیگنڈہ (Propaganda)

پراپیگنڈہ کے ذریعے کسی بھی قوم یا مسئلے کے بارے میں رائے عامہ تبدیل کی جا سکتی ہے۔ پراپیگنڈہ کو اقوام اور حکومتیں رائے عامہ کی تشکیل و تبدیل کرنے میں استعمال کرتی ہیں۔

iv- قیادت (Leadership)

رائے عامہ تبدیل کرنے میں قائدین اہم کردار ادا کرتے ہیں اور عوام قائدین کی آواز پر لبیک بھی کہتے ہیں۔ قیادت جتنی بہتر ہوگی رائے عامہ اس قدر جلد تبدیل ہو سکتی ہے۔

v- سماجی ادارے (Social Institutions)

مختلف سماجی ادارے مثلاً سکول، مسجد، مختلف انجمنیں وغیرہ رائے عامہ کو جہاں تشکیل دے سکتے ہیں وہاں یہ ادارے اسے تبدیل

کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

vi- ماضی کا تجربہ (Past Experience)

رائے عامہ کی تبدیلی میں ماضی کا تجربہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوام اور افراد ماضی کے تجربے سے ضرور سیکھتے ہیں اور اس کے مطابق رائے عامہ کو نہ صرف تشکیل دیتے ہیں بلکہ تبدیل بھی کرتے ہیں۔

vii- جدید تقاضے (Modern Issues)

دورِ جدید کے تقاضے رائے عامہ کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی ثقافت اور بہتر معلومات کی وجہ سے رائے عامہ تبدیل ہو رہی ہے۔

رائے عامہ کی پیمائش مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاتی ہے۔

ووٹنگ کے ذریعے عوام کی رائے کو اکٹھا کر لیا جاتا ہے اور کسی بھی موضوع کے بارے میں عوامی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا اظہار مل جاتا ہے۔ شماریاتی طریقہ کار کے تحت رائے عامہ کا تناسب نکال کر کسی بھی مسئلے کے بارے میں سوسائٹی کی اجتماعی رائے کو منظر عام پر لایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم کر لیا جاتا ہے کہ رائے عامہ سے اختلاف رکھنے والوں کا تناسب کیا ہے۔ مختلف موضوعات کے تحت معاشرے کے مختلف طبقوں سے سروے کے طریقہ کے تحت رائے عامہ لے لی جاتی ہے۔ سروے تمام آبادی پر تو نہیں کیا جاتا بلکہ آبادی کے نمونے سے حاصل کردہ مواد کی روشنی میں جو نتائج اخذ کیے جاتے ہیں ان کا اطلاق آبادی کے باقی افراد پر بھی کیا جاتا ہے۔ آبادی کا نمونہ آبادی کا نمائندہ گروہ ہوتا ہے۔ سروے کے طریقے میں رائے عامہ کو سوالنامے کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ رائے عامہ کی پیائش عوامی جلسوں اور جلوسوں سے بھی کی جاتی ہے اکثر سیاسی تبدیلیاں جلسے اور جلوسوں کی صورت میں وقوع پذیر ہوتی ہیں جن کے ذریعے عوام اپنی اکثریتی رائے کا اظہار کر دیتے ہیں اگر جلسے جلوس میں کسی قسم کی رائے اکثریت کی شکل میں سامنے آجائے تو اسے رائے عامہ کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تاریخ میں جب کبھی اور جہاں بھی انقلاب آئے اس کے لیے عوام نے رائے عامہ کے اظہار کے لیے جلوس نکالے اور اپنی رائے کا برملا اظہار کیا مثلاً ہندوستان کے مسلمانوں نے 1947ء میں اپنے لیے علیحدہ ملک کے لیے جلسے جلوس نکالے اور اپنی رائے عامہ کا اظہار کیا۔

رائے عامہ کی اقسام (Types of Public Opinion)

مذہبی رائے عامہ

مذہبی رائے عامہ سے مُراد عوام الناس کی مذہب کے بارے میں مشترکہ رائے ہے۔ مذہبی رائے عامہ مذہب کے حوالے سے قائم کی جاتی ہے۔ مثلاً پاکستان کی عوام اپنے مذہب اسلام کے بارے میں مثبت رائے رکھتی ہے اور اسلام سے جذباتی وابستگی کا شدت سے اظہار کرتی ہے۔

سیاسی رائے عامہ

سیاسی رائے عامہ سے مراد عوام الناس کی سیاسی پارٹیوں، اس کی قیادت اور اس کے منشور کے بارے میں عمومی نکتہ نظر ہے

مثلاً عوام پاکستان میں کچھ سیاسی پارٹیوں کو جمہوری اور کچھ کو غیر جمہوری سمجھتی ہیں۔

سماجی رائے عامہ

سماجی رائے عامہ سے مراد عوام الناس کا اپنے سماج کے بارے میں عمومی نکتہ نظر ہے۔ عوام سماجی رائے کے حوالے سے اچھا یا برا سماج سمجھتے ہیں وہ سماج جو فرد کو احساس تحفظ دیتا ہے اور اس کی بنیادی ضرورتوں کا خیال کرتا ہے اچھا یا اعلیٰ سماج سمجھا جاتا ہے اور ہر وہ سماج جو فرد کو تحفظ فراہم نہیں کرتا اس کی بنیادی ضرورتوں کو پورا نہیں کرتا برا سماج سمجھا جاتا ہے۔

اقلیتی رائے عامہ

اقلیتی رائے عامہ سے مراد کسی بھی ملک کے اقلیتی عوام کی مشترکہ رائے ہے جو وہ بلحاظ اقلیت قائم کرتے ہیں مثلاً ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ رائے کہ انھیں ہندوستان میں بحیثیت اقلیت مکمل تحفظ اور حقوق ملیں۔

اقتصادی رائے عامہ

اقتصادی رائے عامہ سے مراد عوام کی معاشرے کی عمومی اقتصادی حالت کے بارے میں رائے ہے۔ مثلاً عوام الناس ترقی یافتہ ممالک کے بارے میں مثبت اقتصادی رائے عامہ رکھتے ہیں۔ ان کی یہ رائے ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں عوام کی اقتصادی حالت بہتر ہے۔

ملکی رائے عامہ

ملکی رائے عامہ سے مراد ملک کی تمام عوام کی مشترکہ رائے ہے جو وہ کسی مسئلہ یا موضوع پر قائم کرتے ہیں۔ مثلاً پاکستانی عوام کی رائے کہ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے ہندوستان سے جنگ نہیں ہونی چاہیے یا ضرور ہونی چاہیے۔

بین الاقوامی رائے عامہ

بین الاقوامی رائے عامہ سے مراد بین الاقوامی برادری کا مشترکہ اعلانیہ ہے جو وہ کسی بھی موضوع یا مسئلے کے بارے میں قائم کرتے ہیں۔ مثلاً بین الاقوامی برادری یہ رائے رکھتی ہے کہ جارحیت، جنگ، تشدد، غربت استحصال، ناانصافی اور حقوق کی خلاف ورزی برادری کے نزدیک ایسی برائیاں ہیں جن کو روکنا اور ختم کرنا انتہائی ضروری ہے۔

حکومتی رائے عامہ

حکومتی رائے عامہ سے مراد حکومت کی طرف سے جاری شدہ بیانات اور اعلانات ہیں جن سے ضروری نہیں حزب اختلاف بھی متفق ہوں اس سلسلے میں حکومتی رائے عامہ کے خلاف حزب اختلاف اور ان کی حامی عوام، جلسے، جلوس اور ریلیاں نکالتے ہیں اور انھیں تسلیم کرنے سے اختلاف کر دیتے ہیں۔

رائے عامہ کی خصوصیات (Characteristics of Public Opinion)

رائے عامہ مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہوتی ہے:

i- اکثریتی رائے (Majority Opinion)

رائے عامہ شماریاتی اعتبار سے اکثریتی ہوتی ہے اور یہ کسی بھی معاشرے کے زیادہ سے زیادہ افراد کی نمائندہ ہوتی ہے۔رائے عامہ کے تحت اکثریتی مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

ii- ضروریات (Needs)

رائے عامہ کی تشکیل عوامی ضرورتوں اور مسائل کے مطابق ہوتی ہے یہ ضروریات نفسیاتی، جسمانی یا سماجی کسی بھی طرح کی ہو سکتی ہیں۔

iii- مسائل کا حل (Problem Solving)

رائے عامہ کا مقصد مسائل کا حل ہے۔مسئلہ خواہ کسی بھی نوعیت کا ہو رائے عامہ عام مسائل کے حل کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور مسئلے کے حل تک کوشاں رہتی ہے۔

iv- وضاحت (Clarity)

رائے عامہ میں کوئی ابہام نہیں ہوتا یہ بالکل واضح ہوتی ہے۔رائے عامہ ٹارگٹ گروپ کے حق میں ہوگی یا خلاف ہوگی۔

v- قیادت (Leadership)

رائے عامہ کے دوران قیادت ابھرتی ہے اور رائے عامہ قیادت کو تسلیم کرتی ہے۔

vi- شدت (Intensity)

رائے عامہ جب تشکیل پاتی ہے تو اس میں شدت پائی جاتی ہے اور افراد اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

vii- انقلابی تبدیلی (Revolutionary Changes)

رائے عامہ سماج میں انقلابی تبدیلیوں کا پیش خیمہ بنتی ہے اور اس سے ریاستوں میں انقلاب آجاتے ہیں۔

قیادت (Leadership)

قیادت سے مراد جسمانی یا نفسی وہ پیدائشی یا آموزشی خاصہ ہے جس کے ذریعے کوئی فرد، افراد یا گروہوں کو کسی سماجی ماحول میں متاثر کرتا ہے۔قائدین اپنے شخصی خصائص کی بنیاد پر اپنے گروہی اراکین کے ذریعے یا پیروکاروں کے ذریعے منتخب یا نامزد کیے جاتے ہیں۔مارون۔ای۔شا (Morven E. Shaw, 1971) کے مطابق قائد ایسا گروہی رکن ہوتا ہے جو گروہ پر سب سے زیادہ مثبت اثرات رکھتا ہے۔

قائدین کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے کہ قائدین وہ لوگ ہوتے ہیں جو مخصوص خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں، جو مخصوص رتبہ رکھتے ہیں اور ایک مخصوص انداز میں ردِعمل کا اظہار کرتے ہیں۔وراثتی لحاظ سے قائدین مخصوص جسمانی اور نفسیاتی خصائص کے حامل ہوتے ہیں۔قائدین گروہ کے وہ اراکین ہوتے ہیں جو گروہی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اس کی سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھتے ہیں۔

خلاصہ

سماجی نفسیات فرد کا معاشرتی ماحول کے حوالے سے مطالعہ کرتی ہے۔ فرد اور گروہ کے باہمی تعلقات، نفسیاتی اور معاشرتی رویوں، رائے عامہ، تعصبات، قیادت، سماجی کردار، ہجوم، انبوہ کا مطالعہ سائنسی نقطہ نظر سے کرتی ہے۔ فرد اور گروہ کے باہمی تعلق اور ان کے ذریعے ہونے والی تبدیلیوں کو زیر بحث لاتی ہے۔ اقدار کے ارتقا اور تبدیلی کے عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ فرد کی شخصیت پر لوگوں کی حقیقی یا تصوراتی موجودگی اور ان کی عدم موجودگی کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ فرد کی معاشرے سے اور معاشرے کی افراد سے توقعات پر تفصیلی بحث کی جاتی ہیں۔ سماجیت کا عمل پیدائش سے لے کر موت تک جاری وساری رہتا ہے۔ سماجیت کے زمرے میں زبان، اقدار، روایات اور زندگی گزارنے کے اصول وضوابط آتے ہیں۔

خاندان، ہم جولی، عزیز واقارب، تعلیمی، مذہبی، سیاسی اور قانونی ادارے، تہذیب وتمدن، ذرائع ابلاغ اور قیادت سماجیت کے عمل میں سماجی ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں۔ سماجیت کے خلاف کام کرنے والے افراد کو سماج دشمن سمجھا جاتا ہے۔ معاشرہ اپنے مخالفوں کے خلاف برسرپیکار رہتا ہے۔

سگریٹ نوشی، نشہ آور اشیا کا استعمال، تشدد آمیز کردار کو سماج دشمن تصور کیا جاتا ہے۔ تعصب کو ایک منفی رویہ خیال کیا جاتا ہے۔ تعصب کے ساتھ جارحیت، نفرت اور خوف کے ہیجانات شامل ہوتے ہیں۔ بچے اپنے والدین سے تعصب سیکھتے ہیں۔ جدید معاشروں میں تعصب کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ تعصبات نہ صرف قومی سطح پر باہمی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر جنگوں کا باعث بھی بنتے ہیں۔

رویوں کا تعلق آموزش سے ہے۔ بچپن ہی سے رویوں کی تشکیل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ رویوں میں تبدیلی کا عمل کافی مشکل ہے۔ سماجیت، ذاتی تجربات، مشروطیت، گروہی وابستگی، ضروریات، معلومات، عصبیت اور ایما رویوں کا باعث بنتے ہیں۔ رویوں کی تبدیلی میں ذاتی اوصاف، سماجی تعامل، گروہی وابستگی، ترغیب، نقالی اور وقوفی ناہمواری اہم کردار ادا کرتی ہے۔ رویوں کی پیائش کے لیے تھرسٹون کا شرحی پیمانہ، لیکرٹ کا شرحی پیمانہ، آس گڈ کا شرحی پیمانہ، بوگارڈس کا شرحی پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے۔

رائے عامہ سے مراد عوامی رائے ہے، یہ رائے کسی قومی، اجتماعی، نسلی، مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی موضوع سے متعلق ہوتی ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل چار مراحل پر ہوتی ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل میں قیادت، ذرائع ابلاغ، سماجی طبقے، خاندان، تعصب، مذہب، جغرافیائی حالات اور زبان اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ رائے عامہ کی تبدیلی کے لیے تعلیم، ذرائع ابلاغ، پراپیگنڈہ، قیادت، سماجی ادارے، ماضی کا تجربہ، جدید تقاضے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ رائے عامہ کی پیائش ووٹنگ، شماریاتی طریقہ، سروے کا طریقہ اور جلسے جلوس کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔ رائے عامہ شماریاتی اعتبار سے اکثریتی رائے ہوتی ہے۔

قیادت سماجی نفسیات کا وہ موضوع ہے جس کے تحت قائدین کی شخصیت اور کردار کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ قائدین اپنی سوچ، ذہانت، اثر انگیزی، مقصدیت اور قوت کی وجہ سے کس طرح سے گروہ اور افراد کو متاثر کرتے ہیں۔

معاشرتی نفسیات انسانی زندگی سے متعلق جملہ موضوعات کا مطالعہ کرتی ہے۔ معاشرتی نفسیات دان تحقیق اور ذاتی تجربات کی روشنی میں ان موضوعات کی توسیع اور نئے موضوعات کی تلاش وجستجو میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

سوالات

1- خالی جگہ پر کریں:

i- سماجیانے سے مراد فرد کا..................ہے۔

ii- رویے..................سکھلاتے ہیں۔

iii- گروہی تعلیمات ....سکھلاتی ہیں۔

iv- تشدد کی وجوہات میں..................بہت اہم ہیں۔

v- قیادت سے مراد..................ہے۔

2- دیے گئے جوابات میں سے درست پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- خاندان ثانوی گروہ ہے۔ درست/غلط

ii- سماجیانہ آموزشی عمل ہے۔ درست/غلط

iii- سماجی تربیت کی اولین درس گاہ اسکول ہے۔ درست/غلط

iv- بچے پر والدین کے سب سے زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ درست/غلط

v- سماجیت کے اداروں میں خاندان اہم ترین ہے۔ درست/غلط

3- درست جواب میں سے موزوں ترین پر (✓) کا نشان لگایئے:

i- سماج دشمن کردار سے مراد ہے۔

ا۔ اعلیٰ کردار ب۔ مجرمانہ کردار ج۔ وراثتی کردار د۔ سیاسی کردار

ii- نشہ سے مراد ہے؟

ا۔ سگریٹ نوشی ب۔ چائے ج۔ ادویات کا استعمال د۔ نشہ آور مواد کا استعمال

iii- سگریٹ نوشی سے نجات کے لیے بہترین طریقہ ہے؟

ا۔ مشورہ ب۔ نفسیاتی طریقہ علاج ج۔ ورزش د۔ ادویات

iv- تعصب سے مراد ہے؟

ا۔ غصہ ب۔ سماجیت ج۔ تشکیل شدہ رویہ د۔ جوش وجذبہ

v- رویوں کی پیمائش کیسے کی جاسکتی ہے؟

ا۔ مشاہدہ سے ب۔ ادراک سے ج۔ ذہانت سے د۔ شرحی پیمانوں سے

4- مختصر جواب تحریر کریں:

i- سماجی نفسیات فرد کا مطالعہ کس پہلو سے کرتی ہے؟

ii- گروہی مسابقت سے کیا مراد ہے؟

iii- گروہی ایماپسندی کسے کہتے ہیں؟

-iv سماجی نفسیات بھی جدید سائنس ہے۔وضاحت کریں۔
-v سماجی نفسیات کی اولین کتب کس سن میں تحریر ہوئیں؟نام لکھیں۔

-5 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں:

-i سماجی نفسیات کی تعریف کیجیے اور اس کا دائرہ کار بیان کیجیے۔
-ii سماجیت کی وضاحت کیجیے اور سماجیت کے عناصر تحریر کیجیے۔
-iii مجرمانہ کردار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ معاشرے پر اس کے اثرات بیان کیجیے۔
-iv رویے کی تعریف کریں نیز رویوں کی پیائش کے طریقے بیان کریں۔
-v رائے عامہ سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے تشکیل پاتی ہے اور اس کو کس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے؟

-6 مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کیجیے:

ا۔ تشدد آمیز کردار ب۔ تعصب ج۔ جنسی خوفزدگی

مشق

-1 سگریٹ نوشی پر گروہی مباحثہ کرائیں۔
-2 رویوں کی تبدیلی پر مقالہ نویسی کرائیں۔
-3 سماجی نفسیات پر سیمینار کرائیں۔

کتابیات

سماجی نفسیات

1. Dictionary of Psychology by Corsni
2. Encyclopedia of Psychology by H. J. Eysenck
3. Handbook of Social Psychology by Kimball Young
4. Individual in Society by Krech and Crutch Field
5. Social Psychology by Crano and Messe
6. Social Psychology by T. M. Newcomb
7. Sociology by Jan Robertson
8. The Encyclopedia Dictionary of Psychology by Rom Harre and Roger Lamb.
9. Theories of Social Psychology by M.E, Shaw / P. R. Costanzo